وفات : امام عبداللہ بن زبیر حُمیدی نے ۲۱۹ھ میں وفات پائی اور جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔

تصانیف

امام عبداللہ بن زبیر حُمیدی نے جو کتابیں تصنیف کیں وہ درج ذیل ہیں :

۱) مُسند حُمیدی : یہ امام حُمیدی کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس میں ۱۲۹۳ احادیث ہیں۔ اس کا شمار قدیم ترین کتب مسانید میں ہوتا ہے اور علمائے اسلام نے اس کی تصریح کی ہے کہ مکہ معظمہ میں سب سے پہلے یہی مسند مرتب ہوئی۔ اس مسند میں اکثر روایات مرفوع ہیں اور موقوف روایات کم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے آثار بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں احادیث کے نقل و روایت پر ہی اکتفا نہیں کیا' بلکہ ایک ماہر فن کی طرح ان کے متعلق مختلف النّوع معلومات بھی درج کی ہیں۔

مسند حُمیدی ۱۹۶۳ء میں مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کی تصحیح و حواشی سے دو جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ حواشی میں مشکل الفاظ کی تشریح بھی کی ہے اور اختلافِ نسخ اور مختلف کتب حدیث سے اس کی حدیثوں کے باہمی اختلاف و مطابقت وغیرہ کی وضاحت بھی کی ہے۔ آخر میں امام حُمیدی کا رسالہ "اصولُ السّنَّة" بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

۲) اصولُ السّنَّة : امام حُمیدی کے عقیدہ و مسلک کی وضاحت ان کے رسالہ "اصولُ السّنَّة" سے واضح ہوتی ہے۔ ان کے بیان کردہ چھ اصول یہ ہیں :

ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے۔ اس میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ ایمان و عمل کا اعتبار نیت پر موقوف ہے۔ تقدیر کے خیر و شر ہونے پر ایمان لانا ضروری ہے۔

قرآن اللہ کا کلام ہے جو اس کو مخلوق کہے وہ مبتدع ہے اور سلف صالحین کے مسلک سے منحرف ہے۔

رؤیت: موت کے بعد مؤمنین دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوں گے۔

صفاتِ الٰہی: قرآن کی وہ آیات جن میں اللہ تعالیٰ کے چہرہ' ہاتھ اور استقرار و تمکن وغیرہ کا ذکر ہے' یا اس قسم کی جو حدیثیں ہیں ان کے مجرد بیان پر اکتفا اور توقف کرنا چاہئے۔ نہ اس میں کسی اضافہ کا ہم کو حق ہے نہ تشریح و تفسیر کا۔ اس قسم کی آیات و

احادیث میں بحث و کلام کرنے والے اہلِ باطل اور فرقہ جہمیہ و معطلہ میں شامل ہیں۔

مرتکبین کبائر: کبائر کے مرتکبین کو کافر سمجھنا خوارج کا عقیدہ ہے "گناہ کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

احترامِ صحابہ رضی اللہ عنہم: مسلمانوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے دعاءِ استغفار کرنا چاہئے۔ قرآن مجید میں ہے:

﴿ ... رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلاًّ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا .... ﴾ (الحشر : ١٠)

"اے رب! بخش دے ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ"۔

اگر کوئی شخص کسی صحابی کی شان میں گستاخی کرے تو وہ جادۂ سنّت سے منحرف ہے۔

۳) کتاب الرد علی النعمان

۴) کتاب التفسیر

مراجع و مصادر

۱) ابنِ حجر، تہذیب التھذیب

۲) ابنِ حجر، فتح الباری

۳) ابنِ سبکی، طبقات الشافعیه

۴) حُمیدی، اصول السّنّة برخاتمہ مسند حُمیدی

۵) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ

۶) سمعانی، کتاب الانساب

۷) سیوطی، حسن المحاضرہ

۸) محمد جعفر کتانی، الرسالۃ المتطرفة

بقیہ : سیرتِ نبویؐ کے مطالعہ کی ضرورت واہمیت

(۵) صدر الدین اصلاحی، اسلام ایک نظر میں، ۴۷

(۶) خالد علوی، انسانِ کامل، (آغاز سخن۔ ع)

(۷) خطباتِ مدراس، ص۱۰۷

(۸) شبلی نعمانی، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج۲، ص۷ ۳

(۹) اسلامی نظریات، ص۳۵۸

(۱۰) محسن انسانیت، ص۶۱

(۱۱) نقوش، رسول نمبر

(۱۲) سیرتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۳) ڈاکٹر محمد حمید اللہ، عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حکمرانی، ص ۱۲، ۱۳

قرآن اکیڈمی کراچی میں
ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس
(برائے خواتین)
کے اختتام پر تقریب تقسیم اسناد

فروری ۹۹ء میں قرآن اکیڈمی کراچی میں خواتین کے لئے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس شروع کیا گیا جو کہ ۴ نومبر ۹۹ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔ اس کورس میں ۴۵ خواتین نے شرکت کی اور اختتام پر ۱۶ خواتین نے کورس مکمل کیا' جبکہ ۵ خواتین نے جزوی طور پر یہ کورس کیا۔ کامیاب ہونے والی خواتین کو اسناد دینے کے لئے ۲۷ نومبر ۹۹ء بروز ہفتہ تقسیم اسناد کا پروگرام رکھا گیا۔ انتظام نہایت اعلیٰ درجے کا تھا' پورے ہال کو بینرز سے سجایا گیا تھا جن پر دل کو متاثر کرنے والی آیات واحادیث درج تھیں۔ تقریب کا ماحول بہت سادہ اور پُر وقار تھا۔ حاضرین کی کل تعداد تقریباً ۶۰ کے قریب تھی۔

پروگرام کا آغاز ٹھیک گیارہ بجے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت سے ہوا جس کی سعادت بنتِ زبیر (طالبہ ایک سالہ کورس) کو حاصل ہوئی۔ میزبانی کے فرائض مسز ہنگورہ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ انہوں نے انجمن خدام القرآن کا مختصراً تعارف کرایا' اس کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو آگاہ کیا اور اسی ضمن میں ایک سالہ کورس کے اغراض و مقاصد بھی بیان کئے۔ اس کے بعد انہوں نے اس ایک سالہ کورس کی اساتذہ کو اظہارِ خیال کی دعوت دی۔

راقمہ اس کورس میں بحیثیت طالبہ اور استاد شامل تھی۔ جہاد بالقرآن کے پانچ محاذ پڑھانے کی ذمہ داری راقمہ کی تھی۔ راقمہ نے کہا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اس اکیڈمی تک پہنچایا اور ہمیں دین کے طالب علموں میں شامل کیا۔ علم دین بہت گہرا سمندر ہے' اور آج جو سند مل رہی ہے وہ عالمہ بن جانے کا سرٹیفکیٹ نہیں' بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے علمِ دین حاصل کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔

اس ایک سال میں جو کچھ بھی ہم نے سیکھا ہے اس سے ہماری مسئولیت اور بڑھ گئی ہے۔ یہ اکیڈمی اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہاں تمام مضامین خواتین پڑھاتی ہیں اور دورانِ مطالعہ جو بھی سوال دماغ میں ابھرتا ہے اس کا جواب فی الفور مل جاتا ہے۔

اس کے بعد راقمہ نے مسز ہنگورہ سے‘ جنہوں نے لٹریچر کے کچھ مضامین پڑھائے تھے‘ سوال کیا کہ انہوں نے مَردوں کے ساتھ ایک سالہ کورس کیا ہے اور خواتین کے ایک سالہ کورس میں پڑھایا ہے‘ توانہیں کیا فرق محسوس ہوا؟ انہوں نے کہا چونکہ مرد اور عورت کا دائرہ کار الگ الگ ہے‘ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے‘ للٰذا ہم براہِ راست ٹیچر سے تبادلہ خیال نہیں کر سکتی تھیں۔ نیز یہ کہ خواتین کے لاتعداد مسائل ہیں جو وہ صرف خواتین اساتذہ سے ہی براہِ راست معلوم کر سکتی ہیں۔ لیکن میں اپنے مَرد اساتذہ کی شکر گزار ہوں۔

مسز سعید‘ جنہوں نے اس ایک سالہ کورس میں عربی گرامر کی تین کتابیں پڑھائیں‘ انہوں نے طالبات کو نصیحت کی کہ جو کچھ انہوں نے پڑھا اور سمجھا ہے اسے یاد رکھیں اور قرآن سے جڑی رہیں۔ مسز آفتاب‘ جو کہ تجوید کی معلمہ تھیں‘ انہوں نے طالبات سے کہا کہ زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں‘ کیونکہ پڑھانے سے انسان زیادہ سیکھتا ہے۔ آپ دوسروں کو پڑھائیں اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنیں۔

اس کے بعد طالبات نے اظہار خیال کیا۔ محترمہ بنت جعفرانی نے‘ جو کہ پہلے ہی دینی رجحان رکھتی تھیں‘ کہا کہ یہاں آکر علم کے ساتھ اور بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور مطالعہ قرآن حکیم کے منتخب نصاب نے ان کی شخصیت پر بہت گہرا اثر ڈالا۔

مسز ع خالد نے کہا کہ میں یہاں آتے ہوئے بہت ڈر رہی تھی‘ مگر بعد میں اساتذہ اور طالبات کا رویہ دیکھ کر بہت متاثر ہوئی۔ مسز جاوید نے کہا کہ ﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ﴾ کے مصداق یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں دین سیکھنے کے لئے چنا۔ دین کے جامع تصور کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ اب پتہ چلا کہ ہم تو صرف ستون بنانے میں لگے ہوئے تھے‘ دیواروں اور چھت تک تو خیال ہی نہیں گیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے میں جماعت اسلامی میں تھی‘ مگر خوب سے خوب تر کی تلاش نے یہاں پہنچادیا۔

بنتِ فرید نے کہا کہ گھر والوں کے سمجھانے سے بھی دینی بات سمجھ نہیں آتی تھی‘ مگر